Chapter 19

سورۃ مریم

Maryam (mary), The mother of Jesus Christ

آیات 98

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

كٓهٰيٰعٓصٓ ۚ﴿۱﴾

1- ک۔ھ۔ی۔ع۔ص: ک (الکریم) یعنی اللہ وہ جو کرم کرنے والا اور لامحدود طور پر عزت و شرف کا مالک ہے۔ ھ (الھادی) یعنی اللہ وہ جو بالکل ایسی درست و روشن راہ کی جانب رہنمائی کرنے والا ہے جو سیدھی اطمینان بھری منزل کو جاتی ہے۔ ی (الحی) یعنی اللہ وہ جو ہمیشہ زندہ ہے اور اپنی زندگی کے لئے کسی کا محتاج نہیں۔ ع (العزیز) یعنی اللہ ہی کا غلبہ و اقتدار ہے اور کوئی نہیں جو اُس کے قانون پر غالب آسکے۔ ص (البصیر) یعنی اللہ وہ جو لامحدود طور پر دیکھنے والا ہے (وہ یہ ارشاد کر رہا ہے کہ)!

ذِكۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّكَ عَبۡدَهٗ زَكَرِيَّا ۚ﴿۲﴾

2- یہ ذکر ہے تمہارے رب کی اس صفت کا جو سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والی ہے اور جو اس نے اپنے بندے ذکریا کو میسر کی تھی۔

اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾

3- (اور یہ مدد و رہنمائی اسے اس وقت فراہم کی گئی تھی) جب اس نے اپنے رب کو انتہائی خاموشی سے التجا کر کے پکارا تھا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّىۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَيۡبًا وَّلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾

4- اس نے التجا کی تھی! کہ اے میرے رب حقیقت یہ ہے کہ (بڑھاپے کی وجہ سے نہ صرف) میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں بلکہ میرا سر سفید بالوں سے شعلہ مارنے لگا ہے (یعنی سر کے بال اس قدر سفید ہو گئے ہیں کہ جیسے سورج کی روشنی کسی بڑی چمکدار سفید شے پر پڑے تو شعلہ سا ابھرتا نظر آتا ہے یعنی میں انتہائی بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور یہ بھی ہے کہ) ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں نے تجھ سے کچھ مانگا ہو اور تُو نے مجھے محروم رکھا ہو (اس لئے مجھے یقین ہے کہ میری بڑھاپے کی یہ التجا ضرور قبول ہوگی)۔

وَاِنِّىۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِىَ مِنۡ وَّرَآءِىۡ وَكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا فَهَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙ﴿۵﴾

5-(میں بوڑھا ہوں) اور میری بیوی بانجھ ہے۔ (اس لئے بظاہر مجھے اولاد کا کوئی امکان نہیں دکھائی دیتا اور اولاد نہ ہونے کا غم مجھے اس لئے ہے کہ ہمارے جدِ امجد یعقوبؑ کی خصوصیات نسل بعد نسل منتقل ہوتی ہوئی اس گھرانے میں مجھ تک پہنچی ہیں) اور میں ڈرتا ہوں کہ میرے بعد میرے قریبیوں (میں سے کوئی ایسا نہیں جو ان خصوصیات کا وارث بن سکے۔ لہٰذا، میری دُعا ہے کہ) تُو اپنے پاس سے مجھے ایک وارث عطا کر دے۔

یَّرِثُنِیۡ وَ یَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ ٭ۖ وَ اجۡعَلۡہُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿۶﴾

6-ایسا وارث جو نسلِ یعقوب (کی خصوصیات و برکات) کا حامل ہو اور میرا وارث ہو۔ اور اے میرے رب! اسے ایسا بنا دینا کہ وہ تیری مرضی کے مطابق (زندگی) گزار دے۔

یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِۣ اسۡمُہٗ یَحۡیٰی ۙ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّہٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِیًّا ﴿۷﴾

7-(چنانچہ اس کی دُعا قبول کر لی گئی اور ارشاد ہوا! کہ) اے ذکریا! بلاشبہ ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحیٰی ہوگا۔ اور ہم نے اس سے پہلے کسی کو اس کا ہم نام نہیں بنایا (یعنی یہ ایسا لڑکا ہوگا جس کی نظیر تمہارے پورے خاندان میں نہیں ملے گی)۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ کَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا وَّ قَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡکِبَرِ عِتِیًّا ﴿۸﴾

8-(ذکریا یہ خوشخبری پا کر خوش تو ہو گیا مگر اس نے اپنے اطمینان کی خاطر) عرض کیا! کہ اے میرے رب! میرے ہاں اب لڑکا کس طرح پیدا ہوگا جبکہ میں انتہائی زیادہ عمر رسیدہ ہو چکا ہوں اور میری بیوی بھی بانجھ ہے۔

قَالَ کَذٰلِکَ ۚ قَالَ رَبُّکَ ہُوَ عَلَیَّ ہَیِّنٌ وَّ قَدۡ خَلَقۡتُکَ مِنۡ قَبۡلُ وَ لَمۡ تَکُ شَیۡـًٔا ﴿۹﴾

9-ارشاد ہوا! کہ یہ تمہارے رب کا فرمان ہے! کہ اس (لڑکے کو تخلیق کرنا) میرے لئے اسی طرح آسان ہے جس طرح اس سے پہلے تمہیں تخلیق کیا کہ جب تم کوئی چیز ہی نہیں تھے۔

قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّیۡۤ اٰیَۃً ؕ قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ﴿۱۰﴾

10-(ذکریا نے) عرض کیا! کہ اے میرے رب! میرے لئے اس سلسلے میں کوئی نشانی مقرر کر دے (تاکہ مجھے اس خوشخبری کے بارے میں پتا چل سکے)۔ جواب آیا! کہ تمہارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم مسلسل تین راتوں تک انسانوں سے بات نہیں کرو گے (یعنی چپ کا روزہ رکھو گے جس کا وہاں اس زمانے میں رواج تھا)۔

فَخَرَجَ عَلٰی قَوۡمِہٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡہِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُکۡرَۃً وَّ عَشِیًّا ﴿۱۱﴾

11-چنانچہ وہ محراب سے نکلا اور اپنی قوم کے سامنے اوپر (کی طرف والی جگہ پر آیا جہاں اس کے لوگ اس کی پیروی میں

اللہ کی پرستش کے لئے ہیکل میں جمع تھے۔ اس نے) ان سے اشارہ سے کہا! کہ تم صبح وشام یعنی ہر وقت (اللہ کے نازل کردہ احکام وقوانین کی اطاعت میں) سرگرمِ عمل رہو۔

(نوٹ: محراب اس دور میں وہاں پرستش گاہ سے بلندی پر اعتکاف وپرستش کے لئے بنے ہوئے مجاوروں کے حجروں کو کہا جاتا تھا)۔

يٰيَحۡيٰى خُذِ الۡكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡحُكۡمَ صَبِيًّا ۙ﴿۱۲﴾

12-(بہر حال یحیٰیؑ کی پیدائش ہوئی اور پھر جب وہ اپنی عمر کو پہنچا تو اللہ کا ارشاد ہوا کہ) اے یحیٰی! تم کتاب کو یعنی نازل کردہ احکام وقوانین کے ضابطے کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ اور ہم نے اسے چھوٹی عمر سے ہی ایسی دانائی عطا کردی تھی جو حقائق کی باریکیوں کے پیشِ نظر درست اور نادرست کی اٹل حدوں کے مطابق فیصلے کرنے والی تھی۔

وَّحَنَانًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ﴿۱۳﴾

13-اور (اس کے ساتھ ہی ہم نے اسے نہ صرف) اپنی عنایت سے دلِ درد آشنا عطا کر رکھا تھا (بلکہ ایسی شخصیت عطا کی ہوئی تھی جو) نشوونما یافتہ تھی اور نافرمانی کے خوفناک نتائج کے ڈر سے نازل کردہ احکام وقوانین سے چمٹے رہنے والی تھی۔

وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيۡهِ وَلَمۡ يَكُنۡ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾

14-اور (اس کے علاوہ وہ) اپنے ماں باپ سے کشادہ دلی اور نگاہوں کی وسعت سے سلوک کرنے والا تھا۔ اور وہ قطعیٔ طور پر سرکش اور نافرمان نہیں تھا۔

وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا ؒ﴿۱۵﴾

ع 1 15 4

15-اور (یہ تھیں خوبیاں جن کا مالک یحیٰیؑ تھا۔ لہٰذا) سلامتی ہے اس پر جس دن وہ پیدا ہوا (یعنی بڑھاپے کی اولاد ہونے کے باوجود وہ صحیح وسلامت اور تندرست وتوانا پیدا ہوا) اور سلام اس پر جس دن وہ فوت ہوا (یعنی اس کی موت بھی امن واطمینان کی ہی حالت میں ہوئی) اور سلام اس پر جس دن وہ دوبارا زندگی دے کر اٹھا دیا جائے گا (یعنی آخرت کی زندگی میں بھی اس کے لئے امن واطمینان اور سکون وسرخوشی ہے)۔

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتۡ مِنۡ اَهۡلِهَا مَكَانًا شَرۡقِيًّا ۙ﴿۱۶﴾

16-اور (اس تذکرہ کے بعد، اے رسولؐ! اب) اس کتاب یعنی قرآن میں (لوگوں سے) مریم کا قصہ بیان کرو (اور بات کا آغاز وہاں سے کرو) جب وہ (خانقاہیت کی زندگی چھوڑ کر اپنے گاؤں ناصرہ میں) اپنے مکان میں اپنے گھر والوں سے جا ملی تھی جو کہ (وہاں سے) مشرق کی طرف واقع تھا۔

فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا ۖ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾

17- لیکن (یہاں بھی اس نے اپنی خلوت نشینی اور پاکیزگی کو قائم رکھنے کے لئے) اپنے اور ان کی طرف ایک پردہ ہی ڈالے رکھا۔ پھر ہم نے اس کی جانب ایک مکمل انسانی شکل میں اپنی روح کو بھیجا۔

قَالَتۡ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾

18-(مریمؑ اسے دیکھ کر پریشان سی ہوئی اور اس نے) کہا! کہ اگر تم اللہ کے احکام کی نافرمانی سے ڈرنے والے ہو (تو یہاں سے چلے جاؤ) یقیناً میں تم سے (بچنے کے لئے) رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾

19-(اس نے) کہا! (کہ پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں کیونکہ) میرا کام اس کے سوا کچھ اور نہیں کہ میں تمہارے رب کا پیغام لے کر آیا ہوں، اور وہ یہ ہے کہ تمہیں ایک نہایت عمدہ نشو ونما یافتہ بچہ عطا کیا جائے گا۔

قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾

20-(اس پر مریمؑ نے) کہا! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ مجھے کسی آدمی نے چھوا تک نہیں اور میں نے (راہبانیت کے ضابطے توڑ کر کوئی) حدود شکنی بھی نہیں کی (کہ شادی کی ہوتی تو ایسا ہوسکتا)۔

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾

21-(رب کا پیغام لانے والے نے) کہا! تمہارے رب نے یہی ارشاد کیا ہے (کہ اس طرح بھی بچے کو تخلیق کردینا) میرے لئے بہت آسان ہے اور (یوں اس لئے کیا جائے گا) تاکہ ہم اسے نوع انساں کے لئے نشانی بنا دیں (کہ اللہ تخلیق کے ان طریقوں کا پابند نہیں جو انسان کو بتلائے گئے ہیں)۔ بہر حال، وہ ہماری طرف سے باعثِ رحمت ہوگا۔ اور یہ ایک طے شدہ بات ہے (جو ہو کر رہے گی)۔

فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾

22- بہر حال (یہ تھا پروردگار کی طرف سے وہ پیغام جس کے بعد) مریم حمل میں ہوگئی اور پھر (اس نے یہی مناسب سمجھا کہ) وہ اسے لئے ہوئے (گاؤں سے) دُور کسی مقام پر چلی جائے (جہاں اس کی جان پہچان والا کوئی نہ ہو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور اس طرح دن گزرتے چلے گئے)۔

فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾

23- حتیٰ کہ (وہ وقت آگیا جب) زچگی کی تکلیف اسے ایک کھجور کے درخت کی جڑ کی طرف لے آئی۔ (مگر اس قدر یہ

تکلیف دہ حالات تھے کہ مریمؑ گھبرا گئی) اور کہنے لگی! کہ کتنا اچھا ہوتا کہ میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بالکل بھولی بسری ہوچکی ہوتی۔

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾

24-(لیکن ایسے میں) اسے (اس جگہ کی) نچلی جانب سے ایک غیبی آواز سنائی دی (جو یوں تھی کہ مریمؑ) گھبراؤ نہیں (کیونکہ جہاں تم ہو وہاں سے) تمہاری نشیبی طرف تمہارے رب نے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

وَهُزِّىٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾

25-اور (تم ایسا کرو کہ) اس کھجور کے درخت کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ (پھر اس سے) تم پر تازہ کھجوریں جھڑتی ہوئی آپڑیں گی۔

فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾

26-لہٰذا تم (ان تازہ کھجوروں کو) کھاؤ اور (چشمے کا خوشگوار ٹھنڈا پانی) پیو۔ اور (پھر بچے کے نظارے سے اپنی) آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ (باقی رہی یہ پریشانی کہ لوگوں کو کیا جواب دینا پڑے گا تو چپ کا روزہ رکھ لینا) اور اگر تم کسی آدمی کو دیکھو (اور وہ تم سے پوچھے تو اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے رحمٰن کے لئے روزہ کی نذر مانی ہے اس لئے آج میں کسی سے بات چیت نہیں کرسکتی۔

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾

27-پھر وہ اس (بچے) کو اٹھائے ہوئے (واپس) اپنی قوم کے پاس آگئی۔ (بچے کو مریمؑ کی گود میں دیکھتے ہی) وہ کہنے لگے! کہ اے مریم! تم نے (بہت عجیب حرکت کی ہے کہ) اس قسم کی انوکھی شے (یعنی انوکھا بیٹا لے آئی ہو)۔

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾

28-(حالانکہ) اے ہارون کی بہن! نہ تمہارا باپ بُرا آدمی تھا اور نہ ہی تمہاری ماں (پاکیزہ حدوں سے) بغاوت و سرکشی کرنے والی تھی (کہ تم ایسی حرکت کی جانب مائل ہوتی)۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۗ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾

29-بہرحال (اس کے جواب میں بغیر کچھ کہے) مریم نے اس کی طرف یعنی عیسیٰؑ کی طرف اشارہ کیا (کہ جو پوچھنا ہے اسی سے پوچھو)۔ انہوں نے کہا! کہ ایسا بچہ جو گہوارے میں ہے اس سے ہم کیسے بات کریں۔

قَالَ اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ ۟ؕ اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیۡ نَبِیًّا ﴿ۙ۳۰﴾

30-(لیکن کہنے والوں کو اس کی جانب سے آواز آئی اور اس نے) کہا! بلاشبہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب یعنی ضابطہءِ احکام وقوانین عطا کیا ہے اور مجھے نبی بنایا گیا ہے۔

وَّ جَعَلَنِیۡ مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ ۪ وَ اَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ مَا دُمۡتُ حَیًّا ﴿۪ۖ۳۱﴾

31-اور (اس نے مجھے ایسا بنایا ہے کہ) میں جہاں کہیں بھی ہوں گا وہاں ثبات واستحکام اور خوشگواریوں کا باعث بنوں گا۔ اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں جب تک رہوں صلوٰۃ اور زکواۃ کے ساتھ رہوں یعنی اللہ کی پرستش سمیت اس کے احکام وقوانین پر کاربند رہوں اور اپنے رزق میں اپنے حصے کی دائیگی سے انسانوں کی صلاحیتوں کی نشوونما کرنے والا بن کے رہوں۔

وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیۡ ۫ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡنِیۡ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾

32-اور (مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں) اپنی ماں کے ساتھ کشادہ دلی اور وسیع النظری کا بہترین سلوک اختیار کروں (برًا)۔اور مجھے شدت وقوت استعمال کر کے زبردستی بات منوانے والا نہیں بنایا (جبار) اور نہ ہی مجھے ایسا بنایا ہے کہ میں اپنی جدوجہد میں ناکام ونامراد رہ جاؤں (شقیاً)۔

وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَ یَوۡمَ اَمُوۡتُ وَ یَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾

33-اور سلام ہے مجھ پر کہ جس دن میں نے جنم لیا اور جس دن میں مرجاؤں گا اور جس دن میں زندہ کر کے پھر سے اٹھایا جاؤں گا (یعنی میری پیدائش سے لے کر موت اور پھر مر کر جی اٹھنے تک تمام مراحل جو میری ذات سے وابستہ ہیں، ان میں کوئی گناہ، خطا اور نقص شامل نہیں ہے۔ان سب کی بنیاد سلامتی پر ہے یعنی سچ اور صحیح ہونے پر ہے)۔

(نوٹ: یہ آیت 19/33 آگاہی دیتی ہے کہ عیسیٰؑ کو زندہ آسمانوں یا عالمِ بالا کی طرف نہیں اٹھایا گیا تھا۔ بلکہ عیسیٰؑ کی یہ خودوحی کے ذریعے آگاہی ہے کہ وہ عام انسانوں کی طرح تینوں مراحل سے گزارے گئے ہیں، یعنی جنم، موت اور مر کر جی اٹھنا)۔

ذٰلِکَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِیۡ فِیۡہِ یَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾

34-یہ ہے عیسیٰ ابنِ مریم کی صحیح صحیح سرگزشت جس کے بارے میں یہ لوگ شک وشبہات میں مبتلا رہتے ہیں۔

مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنۡ یَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿ؕ۳۵﴾

35-چنانچہ یہ اللہ کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے کیونکہ وہ ایسی باتوں سے پاک اور بلند ہے۔(اور اس کی قوتوں کی حقیقتوں کا عالم یہ ہے کہ) جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ حکم کرتا ہے! کہ ہو جا! اور وہ ہو جاتا

ہے۔(اس لئے اسے کسی مددگار یا بیٹے کی ضرورت ہی نہیں)۔

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۳۶﴾

36-اور بلا شبہ اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا رب بھی وہی ہے۔اسی لئے اس کی پرستش اور اسی کے احکام وقوانین کی اطاعت کرو کیونکہ یہی متوازن اور درست راستہ ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۳۷﴾

37-بہرحال (یہ تھی وہ آگاہی جو عیسیٰؑ ابن مریم نے مریمؑ پر اعتراض کرنے والوں کو دی لیکن اس آگاہی کے باوجود عیسیٰؑ کے پیروکاروں نے بعد میں) آپس میں اختلافات کی بنیاد پر فرقے بنا لیے۔(مگر یاد رکھو کہ) جن لوگوں نے نازل کردہ صداقتوں سے انکار کر رکھا ہے تو جب یومِ عظیم کو (یعنی قیامت کو جب اعمال کی جوابدہی ہوگی تو ہر حقیقت) گواہ بن کر سامنے آجائے گی (اور ایسے انکار کرنے والوں کے لئے وہ دن) بڑی خرابی والا ہوگا۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْیَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾

38-(یاد رکھو) آج کے دن تو یہ لوگ صاف صاف گمراہی میں مبتلا ہو کر (جن سچائیوں کو سننے اور دیکھنے سے انکار کر رہے ہیں اور رسولؑ کو اللہ کا بیٹا بنا کر اللہ اور رسولؑ پر) اس قدر ظلم کرتے آرہے ہیں، مگر جس دن وہ ہمارے سامنے آئیں گے (تو اس دن) وہ کیا کچھ سنیں گے اور کیا کچھ دیکھیں گے (اس کا یہ تصور بھی نہیں کر سکتے)۔

وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾

وقف لازم

39-لہٰذا (اے رسولؑ! اس آنے والے) دن سے تم انہیں خبردار کر دو کہ وہ کس قدر پچھتاوے (کا دن ہوگا) جب تمام معاملات کے فیصلے ہو جائیں گے۔لیکن یہ لوگ (اپنے انجام سے) بالکل غافل ہیں اسی لئے وہ اسے تسلیم نہیں کرتے۔

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا وَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع

ع 2 25 5

40-(اور اپنی اپنی ملکیتوں کے جھگڑوں اور ان کے غرور میں نازل کردہ صداقتوں کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں) حالانکہ بلا شبہ زمین اور جو کچھ اس پر ہے (سب کا سب) ہماری ملکیت ہے اور سب لوٹ کر ہماری ہی طرف چلا آرہا ہے۔

(نـــوٹ: یہ آیت 19/40 اِسلامی معشیت کی بنیاد فراہم کرتی ہے کہ فرد یا ریاست کسی چیز کی مالک نہیں بلکہ ہر چیز کا مالک اللہ ہے اور فرد یا ریاست صرف امانت دار ہے اور وہ ہر چیز کا استعمال یا اُس کا نظام اللہ کے احکام وقوانین کے مطابق طے کرتی ہے)۔

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ﴿۴۱﴾

41-اور (نازل کردہ صداقتوں کی آگاہی دینے کے لئے اے رسولؐ! ایک بار پھر) اس کتاب یعنی قرآن میں ابراہیم کی سرگزشت بیان کرو کیونکہ بلاشبہ وہ سچائی پر قائم رہنے والا تھا اور نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا۔

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا ﴿۴۲﴾

42-(اور اس سرگزشت کا آغاز اس وقت سے کرو) جب ابراہیم نے اپنے والد سے کہا تھا! کہ اے میرے باپ! آپ کیوں اُن کی پرستش واطاعت کرتے ہیں جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی تمہارے کچھ کام آسکتے ہیں۔

یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ﴿۴۳﴾

43-(اور اس نے اپنے والد سے یہ بھی کہا تھا کہ) اے میرے باپ! بلاشبہ یہ حقیقت ہے کہ میرے پاس وہ علم آیا ہے جو تمہارے پاس نہیں ہے۔ لہٰذا، میری بات مان لو کیونکہ میں زندگی کی اُس متوازن راستے کی طرف رہنمائی کروں گا جو بالکل درست پیمانے کے مطابق اعتدال یافتہ ہوگا۔

یٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ﴿۴۴﴾

44-لہٰذا، اے میرے باپ! (میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ) قطعی طور پر شیطان کی پرستش واطاعت نہ کریں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ شیطان تو رحمان کی اطاعت سے نکل چکا ہے۔

یٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ﴿۴۵﴾

45-(اسی لئے) اے میرے باپ! میں واقعی اس بات سے خوف زدہ ہوں کہ آپ کو کہیں رحمان کا عذاب نہ اپنی گرفت میں لے لے اور پھر آپ شیطان کے ساتھی بن کر رہ جائیں (اور اللہ کی رحمت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں)۔

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُۚ لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿۴۶﴾

46-(آخر کار یہ سب کچھ سننے کے بعد ابراہیمؑ کے باپ نے) کہا! کہ اے ابراہیم کیا تم ان معبودوں سے پھر گئے ہو جن کی میں پرستش واطاعت کرتا ہوں۔ (یاد رکھو! کہ یہ ناقابلِ برداشت ہے۔ اور) اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں رد کر دوں گا۔ اور (بہتر یہی ہے کہ) تم ایک مدت تک کے لئے مجھ سے الگ ہو جاؤ۔

قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْؕ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا ﴿۴۷﴾

47-(ابراہیمؑ نے باپ کے اس تلخ اظہار کے جواب میں نہایت محبت سے) کہا! کہ اللہ آپ کو (صحیح راستے کی طرف ہدایت کر کے) امن وسلامتی میں رکھے۔ اور میں اپنے رب سے دُعا کرتا رہوں گا کہ وہ آپ کو (ایمان عطا کر کے کفر کی)

تباہیوں سے محفوظ رکھے اور بلاشبہ وہ مہربانی سے میری دعائیں پوری کرنے والا ہے۔

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾

48-اور (رہی یہ بات کہ مجھے آپ لوگوں کی باطل پرستش اور اللہ کی پرستش میں سے کس طرف جانا ہے تو) میں آپ سب کو بھی چھوڑتا ہوں اور انہیں بھی جن سے آپ اللہ کے علاوہ دُعائیں مانگتے ہیں۔ اور میں تو صرف اپنے رب سے دُعائیں مانگتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ میں اپنے رب سے دُعائیں مانگ کر نا کام و نامراد نہیں رہوں گا۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾

49-چنانچہ وہ اپنے اہلِ خاندان کو اور ان کے معبودوں کو چھوڑ کر الگ ہو گیا۔ (اور جہاں وہ گیا وہاں) ہم نے اسے اسحاق جیسا بیٹا (اور اس کے بعد) یعقوب (جیسا پوتا) عطا کیا۔ اور ان سب کہ ہم نے نبوت سے سرفراز کیا۔

ع 3 10 6

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾

50-اور ہم انہیں (خوشگواریاں اور سرفرازیاں) عطا کرتے ہوئے قدم بہ قدم ان کی مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے گئے اور ہم نے ان کی زبانوں سے ایسا کلام کرایا جو سچائیوں اور بلندیوں کی جانب لے جانے والا تھا (اور جس کی بدولت خود ان کا نام بھی دنیا میں روشن اور بلند ہے)۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾

51-اور (اسی طرح اے رسولؐ! اب تم ایک بار پھر) اس کتاب یعنی قرآن میں موسیٰ کی سرگزشت بیان کرو بلاشبہ اس نے خالصتاً (ہمارے دین) کو اختیار کر رکھا تھا۔ اور وہ ہمارا بھیجا ہوا نبی تھا۔

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾

52-بہر حال، ہم نے اسے طُور کی داہنی جانب سے پکارا اور اسے راز بتلانے کے لئے قربت عطا کی۔

(**نوٹ**: یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ اللہ کا دستُور رہے کہ وہ بعض نبیوں کو حقائق کے رازوں سے آگاہ کرنے کے لئے کسی بھی مقام پر اور کسی بھی سمت بلا لاتا ہے جہاں وہ اللہ کی سچائیوں کی قربت حاصل کرتے ہیں اور وہ حقائق کو اس قدر شفاف دیکھ لیتے ہیں کہ ان میں کبھی شک کا شائبہ تک بھی پیدا نہیں ہوتا)۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾

53-اور ہم نے اپنی رحمت سے اسے ہارون جیسا بھائی عطا کیا جو خود بھی نبی تھا (تاکہ موسیٰ کو سونپی جانے والی ذمہ داریوں میں وہ اس کا مددگار بن جائے)۔

وَاذۡكُرۡ فِي الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِيۡلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾

54-اور (اسی طرح، اے رسولؐ) اس کتاب یعنی قرآن میں اسماعیل کی سرگزشت بیان کرو۔ بلاشبہ وہ اپنے وعدے کا سچا اور ہمارا بھیجا ہوا نبی تھا۔

وَكَانَ يَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ مَرۡضِيًّا ﴿۵۵﴾

55-اور وہ اپنے ساتھ رہنے والوں کو جن باتوں کی تلقین کیا کرتا تھا (وہ یہ تھیں کہ) صلواۃ یعنی اللہ کی پرستش سمیت اس کے احکام وقوانین پر کاربند رہو اور زکواۃ یعنی اپنے ذرائع رزق سے اپنے حصے کی ادائیگی سے انسانوں کی صلاحیتوں کی نشوونما کرنے والے بن کے رہو۔ اور وہ اپنے رب کے نزدیک اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے والا تھا۔

وَاذۡكُرۡ فِي الۡكِتٰبِ اِدۡرِيۡسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾

56-اور (اسی طرح، اے رسولؐ) اس کتاب یعنی قرآن میں ادریس کی سرگزشت بیان کرو۔ بلاشبہ وہ بھی سچائیوں پر قائم رہنے والا تھا اور نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا۔

وَّرَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾

57-اور ہم نے اسے اونچے درجے والا بلند مقام عطا کر رکھا تھا۔

(نوٹ: ادریسؑ کون تھے۔ حضرت ادریسؑ کے حالات یوں ہیں: آپ کا زمانہ محمدؐ سے تقریباً 2600 سال پہلے کا ہے۔ بائبل کے مطابق آپ کا نام حنوک تھا۔ یونانی میں آپ کو ارمیس اور عبرانی میں خنوخ کہتے تھے۔ ادریسؑ کا قد اونچا، حسین چہرہ اور داڑھی گھنی مگر اتنی تھی جتنی ان کے چہرے کو حسین لگتی تھی۔ دورانِ کلام انگشتِ شہادت کو ہلاتے رہتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو خطاطی، علمِ نجوم، حساب، تاریخ اور طب میں مہارت حاصل تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہیں طب کے بعض راز وحی کے ذریعے حاصل ہوئے تھے۔ آپ کو ایک صحیفہ بھی ملا تھا جو حبشہ میں موجود ہے۔ ادریسؑ بابل میں پیدا ہوئے تھے۔ اللہ نے جو شریعت ادریسؑ کو عطا کی تو ان کی قوم نے اس کی شدید مخالفت کی چنانچہ وہ بابل (عراق) سے ہجرت کر کے مصر چلے گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہیں نئی بستیاں آباد کرنے کا شوق تھا اور ان کے پیروکاروں نے تقریباً 188 بستیاں آباد کیں۔ محققین یہ بھی لکھتے ہیں کہ اس زمانے میں جو کاراگریوں کے شعبے تھے انہوں نے ان کی تصویریں تیار کروائیں اور نقاش خانے بنوائے۔ ادریسؑ جو انگوٹھی پہنتے تھے ان پر جو الفاظ کندہ تھے ان کا مطلب تھا ''کامرانی ایمان اور ثابت قدمی سے ڈٹے رہنے کا نتیجہ ہوتی ہے'' آپ کے کمربند پر جو الفاظ نقش تھے ان کا مطلب تھا ''اللہ کے دین کے مطابق زندگی گزار دینا بہادری کی انتہا ہے'' ادریسؑ کے مشہور اقوال درج ذیل ہیں۔ اللہ کے ہاں سب سے بڑی سفارش نیک اعمال ہیں۔ اللہ کا شکر ادا کرنا آسان ہے مگر لوگوں کا شکریہ ادا کرنا مشکل ہے۔ علم وحکمت سے دل زندہ ہوتے ہیں۔ قناعت کو چھوڑنے والا کبھی دولت مند نہیں بن سکتا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی عمر

82 سال تھی)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنۡ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ وَّمِنۡ ذُرِّيَّةِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡرَآءِيۡلَ وَمِمَّنۡ هَدَيۡنَا وَاجۡتَبَيۡنَا ؕ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿۵۸﴾

السجدة 5

58-(جن کا ذکر کیا گیا ہے) یہ نبیوں میں سے وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے خوشگواریوں اور سرفرازیوں سے نوازا ہوا تھا اور یہ سب نسلِ آدم سے تھے (یعنی انسان تھے فرشتے نہیں تھے)۔اور ان لوگوں کی نسل سے تھے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کرایا تھا۔اور ابراہیم اور یعقوب کی نسل سے تھے اور یہ ان میں سے تھے جنہیں ہم نے ہدایت عطا کر رکھی تھی۔اور (منصبِ نبوت) کے لئے چن لیا ہوا تھا۔اور (ان کی حالت یہ تھی کہ) جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیات پیش کی جاتیں یعنی جب ان کے سامنے اللہ کی سچائیاں و احکام و قوانین پیش کئے جاتے تو وہ مکمل طور پر اللہ کی فرماں برداری پر قائم رہتے ہوئے اشکبار آنکھوں سے (ان پر ثابت قدمی سے ڈٹے رہنے کا تہیّہ کیے رکھتے تھے)۔

(**نوٹ**: خروا کا مادہ (خ۔ر۔ر) ہے۔اس کا ایک مطلب ہے "اس طرح گرنا کہ گرنے کی آواز سنائی دے" دوسرا مطلب ہے قائم رہنا" لٰہذا، آیت 19/58 میں خروا کا مطلب قائم رہنا" استعمال کیا گیا ہے)۔

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۙ ﴿۵۹﴾

59-(یہ تھے وہ لوگ جو ان خوبیوں کے مالک تھے جن کا ذکر آیت 19/58 میں کیا گیا ہے)۔لیکن ان کے بعد جو جانشین ہوئے وہ ان کی جانشینی کے قابل نہ تھے کیونکہ انہوں نے صلواۃ گنوادی (یعنی اللہ کی پرستش اور اس کے احکام و قوانین کو گنوا کر اپنی اپنی مرضی کے طریقے اختیار کر لیے) اور انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی شروع کر دی۔لٰہذا، بہت جلد انہیں اس گمراہی (کی سزا) مل کر رہے گی۔

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ شَيۡـئًا ۙ ﴿۶۰﴾

60-لیکن جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور سنور نے سنوارنے کے کام کرتا رہا تو یہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا یعنی ان کے صلہ واجر میں قطعئی طور پر کسی قسم کی کمی یا بے انصافی نہیں کی جائے گی۔

جَنّٰتِ عَدۡنِ ۣالَّتِىۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَهٗ بِالۡغَيۡبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعۡدُهٗ مَاۡتِيًّا ﴿۶۱﴾

61-اور یہ ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہوں گی جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے بندوں سے کر رکھا ہے مگر یہ ان کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔لیکن بہر حال، اس کا یہ وعدہ آ کر (اس طرح پورا ہو جانے) والا ہے کہ اس میں کسی شک و شبے کی گنجائش ہی نہیں

ہے۔

لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡهَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِیۡهَا بُكۡرَةً وَّ عَشِیًّا ﴿۶۲﴾

62- وہ (ان جنتوں میں جو بھی کلام سنیں گے وہ) محبت وسلامتی کا ہی سنیں گے اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوگی جو نا شائستہ اور غیر محترم ہو۔ اور وہاں انہیں صبح وشام اس زندگی کی نشوونما کا سامان میسر آتا رہے گا۔

تِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ كَانَ تَقِیًّا ﴿۶۳﴾

63- یہ ہے وہ جنت جس کا مالک ہم اپنے بندوں میں سے انہیں بنائیں گے جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین کے مطابق زندگی گزارتے رہے ہوں گے۔

وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡنَا وَ مَا خَلۡفَنَا وَ مَا بَیۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا ﴿ۚ۶۴﴾

64- اور (ایسے لوگوں پر نازل ہونے والے فرشتے 41/30 کہتے ہیں کہ) ہم تمہارے رب کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہو سکتے کیونکہ جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ اس کے درمیان ہے (سب کا سب) اسی کا ہے اور تمہارا رب تمہیں کبھی بھی بھولنے والا نہیں ہے۔

ع 4 15 7

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَهُمَا فَاعۡبُدۡهُ وَ اصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلۡ تَعۡلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ﴿ؒ۶۵﴾

65- (چنانچہ یہ اٹل قانون اسی اللہ کا ہے جس کے بارے میں نوع انساں کو بار بار یاد دہانی کرائی جا رہی ہے کہ) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (ان سب کی) نشوونما کرنے والا وہی ہے۔ لہٰذا، اسی کی پرستش واطاعت اختیار کرلو اور اسی کی پرستش واطاعت میں ثابت قدم رہو (لیکن اگر تمہیں اس سے انکار ہے تو بتلاؤ کہ) کیا تمہارے علم میں اور بھی کوئی اس کا ہم نام ہے (یعنی کیا کوئی اور اللہ کی مثل یا نظیر ہوسکتا ہے)۔

وَ یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوۡفَ اُخۡرَجُ حَیًّا ﴿۶۶﴾

66- (لیکن جو اپنے اعمال کی جوابدہی سے آنکھیں چرا رہا ہے اور برائیاں سمیٹے جا رہا ہے تو اس طرح کا) انسان کہتا ہے! کہ جب میں مر جاؤں گا تو کیا پھر (مرنے کے بعد میں) دوبارا زندہ کر کے نکال لیا جاؤں گا؟

اَوَ لَا یَذۡكُرُ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ وَ لَمۡ یَكُ شَیۡـًٔا ﴿۶۷﴾

67- لیکن کیا (اس طرح کے) انسان کو یہ بات یاد نہیں رہتی کہ ہم اسے اس سے پہلے بھی تخلیق کر چکے ہیں جبکہ وہ کوئی چیز ہی نہ تھا۔

فَوَ رَبِّكَ لَنَحۡشُرَنَّهُمۡ وَ الشَّیٰطِیۡنَ ثُمَّ لَنُحۡضِرَنَّهُمۡ حَوۡلَ جَهَنَّمَ جِثِیًّا ﴿ۚ۶۸﴾

68- بہرحال (آخرت کا انکار کرنے والے ایسے انسان کا خیال ہے کہ دنیا میں جو چاہے کرتے رہو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ حالانکہ) تمہارے رب کی قسم (یعنی تمہارے نشوونما دینے والے نے مرنے کے بعد اعمال کی جوابدہی کی صداقت کو اور اس سے انکار کی بات کو اس طرح علیحدہ علیحدہ کر رکھا ہے کہ وہ اپنی گواہی آپ بن چکی ہیں۔ لہٰذا) ہم ان کو اور شیطانوں کو ضرور جمع کریں گے پھر ہم ان کو جہنم کے گرد لا کر انہیں گھٹنوں کے بل گرا دیں گے (یعنی وہ ذلیل و رسوا کر کے جہنم میں ڈالے جائیں گے)۔

ثُمَّ لَنَنۡزِعَنَّ مِنۡ كُلِّ شِيۡعَةٍ اَيُّهُمۡ اَشَدُّ عَلَى الرَّحۡمٰنِ عِتِيًّا ۚ﴿۶۹﴾

69- پھر ہر گروہ میں سے ایسے شخص کو ضرور کھینچ لائیں گے جو رحمٰن سے بہت زیادہ سرکشی کرنے والا تھا (کیونکہ وہ سرغنہ تھا اور دوسروں کو بھی اکسانے کا موجب بنتا تھا)۔

ثُمَّ لَنَحۡنُ اَعۡلَمُ بِالَّذِيۡنَ هُمۡ اَوۡلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾

70- اور پھر ہمیں ایسے لوگوں کے بارے میں مکمل علم ہے جو (جہنم میں) داخل ہونے کے زیادہ مستحق ہیں۔

وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۚ﴿۷۱﴾

71- اور (یاد رکھو کہ جہنم میں صرف برائی کے سرغنے ہی نہیں جائیں گے بلکہ برائیاں کرنے والا) تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اس (جہنم) پر سے نہ گزارا جائے گا (یعنی عذاب کے ہر مستحق شخص کو عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا)۔ کیونکہ یہ بات تمہارے رب کی جانب سے طے ہو چکی ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيۡنَ فِيۡهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾

72- لیکن ہم ان لوگوں کو محفوظ کر لیں گے جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام و قوانین سے چمٹے رہے۔ مگر وہ لوگ جو ظلم کرنے والے ہوں گے (یعنی وہ لوگ جو دوسروں کے حقوق کم کر کے یا ان سے انکار کر کے یا جبر و تشدد و قتل و غارت گری زیادتی و بے انصافی کے مجرم رہے ہوں گے) تو انہیں ان کے گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا ۙ اَىُّ الۡفَرِيۡقَيۡنِ خَيۡرٌ مَّقَامًا وَّاَحۡسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾

73- اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ) جب ان کے سامنے ہماری سچائیاں و احکام و قوانین کو واضح و مدلل طور پر پیش کیا جاتا ہے تو کافر لوگ ایمان والوں سے کہتے ہیں (کہ اسی دنیا میں دیکھ لو ہم) دونوں گروہوں میں سے کس کا مقام اعلیٰ ہے اور مجلس آراستہ و پیراستہ ہے۔ (یہ ہے ان کافروں کی حالت جنہوں نے صحیح راستے کے لئے دنیا کی ان باتوں کو پیمانہ بنا رکھا ہے)۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا

74-حالانکہ (انہیں علم ہونا چاہیے کہ اعلیٰ مقامات اور دولت وثروت تو آزمائش کے پیمانے ہیں کیونکہ) ہم ان سے پہلے کتنے ہی گروہوں کو تباہ و برباد کر چکے ہیں جو ان سے کہیں بہتر ساز وسامان رکھتے تھے۔ اور ان کی نمود ونمائش بھی ان سے کہیں زیادہ حسین تھی۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا

75-(لہٰذا، ان سے) کہو! کہ جو لوگ غلط راستہ اختیار کر لیتے ہیں (تو انہیں فوراً نہیں پکڑ لیا جاتا بلکہ) انہیں رحمٰن مہلت دیے جاتا ہے اور یہ مہلت اس قدر رہوا کرتی ہے کہ وہ یا تو اس عذاب کو یا اس (قیامت کی) گھڑی کو جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا رہا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور جان لیں گے کہ کون ہے جس کا مقام ومرتبہ بدتر اور لشکر کمزور تر ثابت ہوا (کیونکہ یہی کچھ ان کے تکبر کی وجہ تھی اور یہی کچھ بے فائدہ ثابت ہوا)۔

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا

76-اور (ان کے برعکس) وہ لوگ جنہوں نے درست وروشن راہ اختیار کر لی تو اللہ ان کی ہدایت میں اور اضافہ کر دیتا ہے۔ اور جو کچھ باقی رہ جانے والا ہے وہ ہیں تمہارے وہ کام جو تم سنورتے سنوارتے ہوئے خیر پیدا کرنے کے لئے کرتے ہو یعنی آسانی وخوشگواری اور سرفرازی پیدا کرنے کے لئے کرتے رہے ہو اور یہی تمہارے رب کے نزدیک صلے اور انجام کے اعتبار سے بہترین ہیں۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا

77-(یہ تو ہے وہ اٹل سچائی جو تمہیں تسلیم کر لینی چاہیے۔ لیکن) کیا تم ایسے شخص کے حال پر بھی غور کرتے ہو جس نے ہمارے احکام وقوانین اور سچائیوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر رکھا ہے۔ اور ساتھ یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ میں دولت وثروت اور اولاد سے نوازا ہی جاتا رہوں گا۔

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا

78-(اس سے پوچھو! کہ) کیا اسے غیب سے اطلاع آئی ہے یا اس نے رحمٰن سے کوئی اقرار نامہ حاصل کر لیا ہے۔

كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا

79-(یاد رکھو) یہ جو کچھ کہتا ہے وہ قطعئی طور پر غلط ہے۔ اور ہم اس کی ایک ایک بات کو لکھتے جا رہے ہیں (اور اس کا نتیجہ

یہ ہوگا کہ) ہم اس کے عذاب کو اور طویل کر دیں گے۔

وَّ نَرِثُهٗ مَا يَقُوۡلُ وَيَاۡتِيۡنَا فَرۡدًا ﴿۸۰﴾

80-اور (جب مہلت کا وقفہ ختم ہو جائے گا تو وہ دیکھ لے گا، 19/75 کہ) جو وہ کہتا ہے (کہ اس کے مال و دولت اور اولاد کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تو وہ سب کچھ پیچھے رہ جائے گا) جس کے کہ ہم وارث ہوں گے اور وہ اکیلا ہی ہمارے پاس آئے گا۔

وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوۡنُوۡا لَهُمۡ عِزًّا ﴿۸۱﴾

81-اور ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اُن کی پرستش و اطاعت اختیار کر لی ہے (جنہیں یہ بہت زیادہ طاقتور اور با اختیار سمجھتے ہیں)۔ اور اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ یہ ان کی وجہ سے اپنی طاقت کو مضبوط تر کر لیں۔

كَلَّا ؕ سَيَكۡفُرُوۡنَ بِعِبَادَتِهِمۡ وَيَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ ضِدًّا ﴿۸۲﴾

ع 5 17 8

82-(ان سے کہہ دو! کہ ان کی یہ سوچ) قطعی طور پر غلط ہے (کیونکہ جن کی یہ اس طرح اطاعت اور پرستش اختیار کیے ہوئے ہیں) وقت آنے پر وہ ان کی اطاعت گزاری سے ہی انکار کر دیں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا الشَّيٰطِيۡنَ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ تَؤُزُّهُمۡ اَزًّا ﴿۸۳﴾

83-(مگر بار بار آگاہی دیے جانے کے باوجود ان کی حالت انکار کی ہی رہتی ہے۔ لہٰذا، اب ان سے پوچھو کہ) کیا تم نے کبھی غور کیا کہ جن لوگوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر رکھا ہے تو ان کی طرف ہم نے شیطانوں کو بھیجا ہوا ہے جو انہیں اکساتے رہتے ہیں (کہ وہ ان سچائیوں کی مخالفت کرتے جائیں، 7/17، 7/27۔ لیکن جو اصلاح کر لیں گے تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے، 7/35)۔

فَلَا تَعۡجَلۡ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمۡ عَدًّا ﴿۸۴﴾

84-بہر حال (ان کی تباہی میں جو دیر ہو رہی ہے تو اس سلسلے میں) تم ان پر جلدی نہ کرو (یعنی تم ان کی بُرائیوں اور سرکشیوں کے نتائج جلدی دیکھنے کی بات نہ کرو کیونکہ) یہ جو انہیں گنا چنا (وقت) دیا گیا ہے تو وہ صرف اسی لئے ہے کہ ہم ان کے (دن) گن رہے ہیں (اور اگر اس دوران میں یہ سنورنے سے انکار کئے رکھتے ہیں تو انہیں بُرے انجام کا سامنا کرنا پڑے گا، 19/75)۔

يَوۡمَ نَحۡشُرُ الۡمُتَّقِيۡنَ اِلَى الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا ﴿۸۵﴾

85-(اور کافروں کے سامنے وہ دن طاری ہو کر رہے گا) جس دن ان لوگوں کو جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے

احکام وقوانین سے چمٹے رہے تو انہیں ہم رحمٰن کی طرف یعنی اپنی طرف نہایت عزت وتکریم کے ساتھ جمع کریں گے۔

وَّنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرۡدًا ۘ‏ ﴿۸۶﴾

وقف لازم

86-اور (ان کے برعکس) جو مجرم ہوں گے تو وہ پیاسے ہوں گے انہیں ہم ہانک کر جہنم کی طرف لے جائیں گے۔

لَا يَمۡلِكُوۡنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ۘ‏ ﴿۸۷﴾

وقف لازم

87-(یہ ہیں دو طرح کے لوگ: ایک وہ جو اللہ کے پاس عزت وتکریم سے لے جائے جائیں گے دوسرے وہ جو پیاسے جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے۔ یاد رکھو! اس وقت کسی کو) شفاعت کا کوئی اختیار نہیں ہوگا سوائے اس کے جس نے رحمٰن سے عہد لیا ہوا ہے۔

(**نوٹ**: الشفاعۃ یعنی شفاعت کیا ہے۔ اس لفظ کا مادہ (ش۔ف۔ع) ہے۔ اس لفظ کے بنیادی معنے ہیں: "کسی چیز کا کسی دوسری چیز کے ساتھ ملا دینا" مگر دونوں چیزیں ایک جیسی ہونی چاہییں۔ جیسے ناقۃ شافع اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا ایک بچہ اس کے پیچھے لگا ہوا ہو اور دوسرا اس کے پیٹ میں ہو۔ اسی طرح ناقۃ شفوع اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو ایک مرتبہ دودھ دوہنے میں دونوں وقت کا دودھ اکھٹا دے دے وغیرہ۔ قرآن نے شفاعۃ سے مراد "بالکل سچی شہادت" لی ہے جیسے "ولا یملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ الا من شھد بالحق" 43/86 یعنی جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اختیار نہیں رکھتے اس کا اختیار وہ رکھتا ہے جو حق کے ساتھ شہادت دیتا ہے" شہادت دینے سے مراد ہے حقائق کو ویسا ہی بیان کر دینا جیسے کہ وہ ہیں۔ اس لحاظ سے کسی کے حق میں شفاعت یعنی بالکل سچی شہادت دینا بھی اس کے حق میں مدد ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محمدؐ کو سارے قرآن میں شفیع نہیں کہا گیا بلکہ 16/89 کے مطابق شہید کہا گیا ہے یعنی بالکل سچی شہادت دینے والا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے یہ قانون واضع کر دیا ہے کہ "کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا، 6/164 اور 2/48 کے مطابق "انہیں ان کی شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کچھ کام نہیں دے سکتی یعنی ان کے لئے شہادت دینے والوں کی شہادت ان کے کچھ کام نہ آئیگی کیونکہ وہ تو اصل حقائق کو بیان کرنے والی ہوگی جو کہ ان کے خلاف جائے گی۔ لہٰذا، مذکورہ آیت 19/87 کا مطلب شفاعت سے مراد شہادت لینے سے یوں بنتا ہے کہ اس وقت "کسی کو شہادت کا اختیار نہ ہوگا سوائے ان کے جنہوں نے رحمٰن سے عہد لے رکھا ہے" اور 16/89 کے مطابق وہ "ہر امت میں سے ایک گواہ ہوگا" اور 50/21 کے مطابق "ہر نفس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا" اور یہی وجہ ہے کہ 2/254 کے مطابق "نہ گناہوں کی قیمت ادا کر کے جنت خریدی جاسکتی ہے اور نہ کسی کی شفاعت کام آسکتی ہے۔ لہٰذا، مسلمانوں میں ایسے تمام تصورات جن کے مطابق یہ ہے کہ جتنے مرضی گناہ کرتے جاؤ آخر میں ان کا رسولؐ اللہ کے سامنے سجدہ کر کے انہیں اللہ سے سفارش کر کے معافی دلا کر جنت میں لے جائے گا" انتہائی طور پر تحقیق طلب ہیں۔ کیونکہ اس تصور سے تو آخرت میں سزا و جزا اور عدل کی بنیادیں ہل جاتی ہیں اور اللہ کا یہ ارشاد کہ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا یعنی جو جس کے اعمال ہوں گے بالکل ان کے مطابق ہی فیصلہ ہوگا تو یہ بھی ایک سوال

بن کے رہ جاتا ہے۔ چنانچہ ایسی کوئی بات جو قرآن کی بنیاد کے خلاف ہو وہ محمدؐ کی زبان اقدس سے نہ ہی ادا ہو سکتی تھی اور نہ ہی وہ آپ کے کسی فعل سے ظاہر ہو سکتی تھی، 69/40-47۔ اور محمدؐ صرف اسی کی پیروی کرتے تھے جو کچھ کہ ان پر نازل ہوتا تھا 6/105،6/50۔ لہٰذا، اس سلسلے میں ایسی احادیث جو آخری نبیؐ سے منسوب کی جاتی ہیں وہ قرآن کی روشنی میں مزید تحقیق کا تقاضا کرتی ہیں کہ کیا وہ واقعی آپ کی زبان مبارک سے ادا ہوئیں یا نہیں۔ کیونکہ بخشوانے کے ایسے تصورات کے خلاف مسلمانوں کو قرآن میں باقاعدہ آیت 25/30 میں تنبیہہ کر دی گئی ہے کہ ''اور (محمدؐ) کہیں گے! کہ اے میرے رب! بلاشبہ میری قوم نے اس قرآن کو بالکل ہی چھوڑ رکھا تھا''۔ لہٰذا، جزا و سزا کے وقت جن کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی 2/225 وہ حقائق کو ویسے کا ویسا ہی پیش کر دیں گے، 16/89،50/21۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾

88-اور (انسانوں میں ایسے انسان بھی ہیں جو) کہتے ہیں کہ رحمٰن نے (اپنے لئے) بیٹا بنا رکھا ہے۔

لَقَدۡ جِئۡتُمۡ شَيۡئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾

89-(ان سے کہو کہ) بلاشبہ یہ کس قدر خطرناک بات ہے جو تم بنا لائے ہو۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡهُ وَتَنۡشَقُّ الۡاَرۡضُ وَتَخِرُّ الۡجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾

90-(یاد رکھو! کہ یہ اس قدر خطرناک بات ہے کہ) کچھ بعید نہیں کہ اس سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔

اَنۡ دَعَوۡا لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾

91-(ذرا غور کرو! کہ ان کا دعویٰ کیا ہے) ان کا دعویٰ ہے کہ اللہ کا ایک بیٹا بھی ہے۔

وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لِلرَّحۡمٰنِ اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾

92-اور (یاد رکھو) یہ بات ہرگز اللہ کے شایان شان نہیں کہ وہ اپنے لئے بیٹا بنائے۔

اِنۡ كُلُّ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ﴿۹۳﴾

93-(اور کیا تم نے غور کیا کہ اللہ کو اپنی مدد کے لئے کسی کو بیٹا بنانے کی ضرورت کیا ہے جبکہ اس کے اقتدار اور طاقت کا یہ عالم ہے کہ) جو کوئی آسمانوں یا زمین میں ہے وہ صرف رحمٰن کی ہی پرستش و غلامی کرتے چلا آ رہا ہے۔

لَقَدۡ اَحۡصٰىهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدًّا ﴿۹۴﴾

94- کیونکہ بلاشبہ (اس کے لامحدود اختیار و اقتدار نے) ہر شے کو گھیر رکھا ہے اور گن گن کر ان کا شمار کر رکھا ہے۔

وَكُلُّهُمۡ اٰتِيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَرۡدًا ﴿۹۵﴾

اور (یادرکھو! جیسا کہ پہلے بھی بتا دیا گیا ہے، 19/80 کہ) قیامت کے دن اس کے سامنے ہر ایک اکیلا ہی آئے گا (یعنی سوائے اعمال کے کچھ بھی اس کے پاس باقی رہ جانے والا نہیں ہوگا جو ساتھ جائے گا، 19/76)۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾

96-(اسی لئے) بلاشبہ جو لوگ نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کو تسلیم کر کے امن واطمینان میں داخل ہو گئے اور سنورنے سنوارنے کے کام کرتے رہے تو رحمٰن ان کے لئے (دوسرے انسانوں میں بھی) محبت وجاذبیت پیدا کر دے گا (جو اُن کی طرح ان کے کاموں میں شامل ہوتے رہیں گے)۔

فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الۡمُتَّقِیۡنَ وَ تُنۡذِرَ بِهٖ قَوۡمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾

97-(اور یہ اس قرآن پر عمل کرنے سے ہوگا)۔ اسی لئے بلاشبہ ہم نے اسے تمہاری زبان میں بڑا آسان کر دیا ہے تا کہ اس کے ذریعے تم ایسے لوگوں کو حسین نتائج کی آگاہی دے دو جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہتے ہیں اور جو لوگ اپنی ہٹ اور ضد سے غلط راستے پر اڑے رہتے ہیں تو انہیں اس کے ذریعے خوفناک نتائج سے آگاہ کر دو۔

وَ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ؕ هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿۹۸﴾ ع 6/16/9

98 اور (ہٹ دھرم اور ضدی لوگوں کو جو غلط راستوں سے چمٹے ہوئے ہیں انہیں آگاہ کر دو کہ) ان سے پہلے (ان جیسے) کتنے ہی گروہوں کو ہم نے تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا اور کیا تم ان میں سے کسی (کا نام ونشان تک) دیکھتے ہو یا کیا ان کی کہیں کوئی آہٹ تک سنتے ہو (یعنی وہ نوع انساں کے لئے قابل نفرت اور عبرت بن کر رہ گئے)۔

النصف